فَإِنۡ أُعۡطُوا مِنۡهَا رَضُوا وَإِن لَّمۡ يُعۡطَوۡا مِنۡهَا إِذَا هُمۡ يَسۡخَطُونَ

از قلم:

مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اللہ وصلاۃ وسلام علی حبیب اللہ

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کو بجا اور بے جا ہر قسم کے اختلافات کا سامنا رہتا ہے۔ اگر اختلاف بجا ہو تو وہ اربابِ علم و دانش کا حق اور نوعِ انسانی کے لیے تحقیق کے نئے افق اجاگر کرتا ہے۔ لیکن اختلافِ بے جا محض افتراق وانتشار کا سبب بنتا ہے۔

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" سے بجا اختلاف رکھنے والوں میں ملکِ پاکستان کے کئی ایک مقتدر علماء اور عظیم مراکزِ دینیہ و جامعات کا نام آتا ہے اور بے جا اختلاف والے تو اعداد وشمار سے باہر ہیں۔ لیکن شوال المکرم 1442ھ کے چاند کے موقع پر اختلاف کرنے والی شخصیات میں مفتی منیب صاحب کی شخصیت کو دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔

مفتی منیب صاحب ایک طویل عرصہ تک "مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کے چیئرمین رہ چکے ہیں لیکن اب کی بار کمیٹی کی کارکردگی پر سخت عدمِ اطمینان کا اظہار فرمایا اور عید الفطر کے خطاب اور اس کے بعد میڈیا کو دیئے گئے بیان میں بھی مسلمانانِ پاکستان کو ایک روزہ قضا کرنے اور معتکفین کو ایک دن اعتکاف کی قضا کی ہدایات جاری فرمائیں اور یہ بھی بتایا کہ میں خود کل بروز جمعہ روزہ قضا کروں گا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ "مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کا فیصلہ آنے کے بعد کم از کم مفتی منیب صاحب اس قسم کی تشویش کا اظہار نہ کرتے۔ اور بالخصوص اس وقت جبکہ مفتی منیب صاحب کے لائقِ اعتماد علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس فیصلہ کو قبول بھی کیا اور تائید بھی کی۔

تائید کنندگان:

حضرت مولانا مفتی اکمل مدنی صاحب نے بھی عید الفطر کے 13 مئی 2021ء کو ہونے کے

بارے میں ویڈیو بیان جاری کیا اور اس بیان میں حضرت مولانا مفتی الیاس رضوی صاحب کا حوالہ بھی دیا۔(لنک)

حضرت قبلہ مفتی اشرف القادری صاحب (مراڑیاں شریف۔ گجرات) کی جانب سے بھی تائیدی بیان جاری ہوا اور قبلہ مفتی صاحب نے اپنے بیان میں استاذ العلماء حضرت مولانا فضلِ سبحان صاحب (مردان) کا حوالہ بھی دیا کہ خود ان کے سامنے کئی لوگوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی جس کی بنیاد پر مفتی فضلِ سبحان صاحب نے مقامی سطح پر 13 مئی 2021ء کو عید الفطر کا اعلان کر دیا۔(لنک)

حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر زبیر صاحب نے بھی اس اعلان کی تائید فرمائی۔(لنک)

دعوتِ اسلامی کے چینل پر خود حضرت مولانا الیاس قادری صاحب نے نمازِ عید کا اعلان کیا اور روزہ یا اعتکاف کی قضا کے بارے میں ایک حرف تک نہ کہا۔(لنک)

اور جامعۃ الرشید کے شعبۂ فلکیات پر تو مفتی منیب صاحب کا اچھا خاصا اعتماد ہے اور مفتی صاحب کئی بار اس کا حوالہ بھی دے چکے ہیں۔ ان کی جانب سے بھی مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کی تائید ان الفاظ میں کی گئی:

"عید الفطر 1442ھ کا فیصلہ شرعا معتبر اور نافذ العمل ہے"

29 رمضان المبارک بمطابق 12 مئی 2021ء کو چاند نظر آنے کا فی نفسہ امکان موجود تھا، ایسی صورت میں رؤیت کی شہادتیں اگر صحیح نہ بھی ہوں، لیکن رؤیتِ ہلال کی مجاز اتھارٹی "مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی" نے وہ شہادتیں قبول کر کے 13 مئی 2021ء کو عید الفطر 1442ھ کا اعلان کر لیا تو شرعا وہ فیصلہ پورے ملک کے لیے معتبر اور نافذ العمل ہے۔

اس طرح کے احوال پر مشتمل چاند کا فیصلہ گزشتہ سال "گوادر" کی اور چند سال پہلے "تلہار بدین" کی انتہائی مشتبہ شہادتوں پر کیا گیا تھا اور اکابر علماء نے اسے معتبر مانا تھا۔ لہذا عوام کو اس

حوالے سے تشویش میں مبتلا کرنا اور روزے واعتکاف کی قضا کا کہنا درست نہیں۔

دار الافتاء جامعۃ الرشید کا اس حوالے سے موقف بالکل واضح ہے کہ اہلِ پاکستان کے روزے بھی مکمل ہو گئے اور اعتکاف بھی مکمل ہو گیا اور اب روزہ یا اعتکاف کی قضاء کی ضرورت نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی۔(لنک)

ایسی حالت میں مفتی منیب صاحب کی مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی سے نالش بنتی نہیں تھی لیکن پھر بھی مفتی صاحب نے شکوہ شکایت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

کیا مفتی منیب صاحب کی گفتگو احتیاطی تھی؟

ہمارے بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ مفتی منیب صاحب کی یہ گفتگو احتیاط کی بنیاد پر تھی۔۔۔

یعنی احتیاطی قضائے روزہ اور احتیاطی قضائے اعتکاف۔

لیکن اس تاویل سے لگتا ہے کہ یہ حضرات "احتیاط" کے مفہوم ومطلب کو سامنے رکھے بغیر ہر حال میں مفتی صاحب کی گفتگو کی کوئی نا کوئی توجیہ کرنا ہی چاہ رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مفتی صاحب کی گفتگو کو سنا ہی نہیں۔

ایک ایسی احتیاط جس سے ملک بھر میں افتراق وانتشار کا ماحول بنا دیا جائے۔۔۔

ہر طرف تشویش پھیل جائے ۔۔۔

پورا ملک تذبذب کا شکار ہو جائے ۔۔۔

مذہبی طبقہ کی جگ ہنسائی ہو رہی ہو۔۔۔

حکومت کے بنائے ہوئے ایک ادارے پر سے ناحق اعتماد اٹھا دیا جائے۔۔۔

یہ کس قسم کی احتیاط ہے ؟؟؟

میری دانست کے مطابق یہ شدید بے احتیاطی اور سخت بچگانہ حرکت ہے، چہ جائیکہ اسے احتیاط کا نام دیا جائے۔۔۔!!!

مفتی علی اصغر عطاری صاحب کے جملے:

اگر مفتی منیب صاحب کی نظر میں اختلاف ناگزیر تھا تو اس سلسلے میں مفتی علی اصغر عطاری صاحب کے جملے زیادہ مناسب تھے۔ مفتی علی اصغر عطاری صاحب نے "مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کا فیصلہ آنے کے بعد اپنے فیس بک پیج پہ یہ پوسٹ کی:

تکنیکی بنیادوں پر فیصلے سے اختلاف رائے ہونا اور اختلافی نوٹ لکھنا اپنی جگہ پر لیکن میں آج عید کی نماز اسلام آباد فیضانِ مدینہ میں پڑھوں گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

قضاء(جج کے فیصلے) میں خطا ہونے پر بھی بہت ساری صورتوں میں وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

(لنک)

مفتی منیب صاحب کی گفتگو:

میں سمجھتا ہوں کہ مفتی منیب صاحب نے اگر احتیاطی اختلاف کرنا ہی تھا تو وہ مفتی علی اصغر عطاری صاحب سے بھی بہتر الفاظ کا چناؤ کر سکتے تھے۔ لیکن جو الفاظ مفتی صاحب نے استعمال کیے وہ ملاحظہ ہوں۔ میڈیا کو بیان دیتے ہوئے فرمایا:

عزیزانِ گرامی!

میں نے صبر کیا۔ وزیرِ مذہبی امور نے ایک من پسند کمیٹی بنائی۔ اوقاف کے ملازمین پر مشتمل۔ رات دیر گئے تک یہ بتاتے رہے کہ کوئی شہادت نہیں ہے اور بالواسطہ بھی ہمیں اطلاعات ملتی رہیں۔ تمام دیگر جو حکومت کے ماہرین ہیں وہ بھی بتاتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود آدھی رات کو عید کا اعلان کر دیا گیا۔ بس اس کا انتظار تھا کہ مفتی شہاب الدین پوپلزئی

اعلان کریں اور یہ مرکزی کمیٹی اس پر انگوٹھے لگائے۔ مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں نے صبر کیا۔ کیونکہ اگر میں متوازی اعلان کرتا تو یہ کہتے کہ ان کے پاس منصب نہیں رہا اس لیے یہ مذہب کو انتشار کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ میرے پاس جب تک منصب تھا، میں نے دیانت وامانت کے مطابق، شریعت کے تقاضوں کے مطابق اس کی ذمے داریوں کو اداء کیا۔ اور جب منصب لے لیا گیا تو میں مطمئن رہا کہ جب بندے کے اوپر کوئی ذمے داری نہ ہو تو وہ مکلف بھی نہیں ہے اور وہ جوابدہ بھی نہیں ہے۔

لیکن میں مسلمانانِ پاکستان سے کہوں گا کہ وہ ایک روزے کی قضار کھیں اور میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ کل جمعۃ المبارک کو ایک روزے کی قضار کھوں گا۔ جن کو اعتکاف سے اٹھنا پڑا وہ ایک دن کے اعتکاف کی قضا روزے کے ساتھ پوری کریں۔ چاہے اس سال کے دوران یا آئندہ رمضان میں جو بیس کی شام کو بیٹھتے ہیں وہ اٹھارہ کی شام کو بیٹھیں اور ایک دن اس کی قضا۔ کیونکہ رمضان میں روزہ تو ویسے بھی ہوتا ہے۔ (لنک)

اور اس سے قبل عید الفطر کے لیے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اور میں خود بھی کل جمعۃ المبارک کے دن اس روزے کی قضار کھوں گا۔ جو اعتکاف میں بیٹھے ہیں وہ ایک دن روزے کی نیت کے ساتھ اعتکاف کی قضار کھیں۔

آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ کل ہی روزہ رکھیں، آئندہ رمضان سے پہلے جب بھی اللہ آپ کو توفیق دے، گرمی کا موسم ہو سردی کا موسم ہو ایک روزہ قضا کریں۔ کیونکہ ہم روزہ حکمرانوں کی مرضی پر قربان نہیں کر سکتے۔ (لنک)

ناحق عقیدت کے جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو آزادی دلوانا کسی کے بس میں نہیں، البتہ جس شخص کے پاس معمولی سی دانست اور تھوڑا سا انصاف ہو گا وہ اس گفتگو کو "احتیاط" کا نام نہیں دے سکتا۔۔۔ "احتیاط" کجا، یہ گفتگو تو "اختلاف" بھی نہیں سراسر "انتقام" کہلانے کی

حقدار ہے۔ کیونکہ وہ اعتراضات جو کبھی مفتی صاحب پہ کیے جاتے تھے اور آپ بھرپور انداز میں دفاع کرتے نظر آتے تھے۔۔۔ اب چیئرمین شپ چھن جانے کے بعد اُسی قسم کے اعتراضات خود دہراتے نظر آرہے ہیں۔

واضح رہے کہ:

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کے چیئرمین مفتی منیب صاحب ہوں یا مولانا عبد الخبیر آزاد صاحب۔۔۔ ہماری نظر میں دونوں کی حیثیت یکساں ہے۔ کیونکہ "مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کی حیثیت "مجلسِ قضاء" کی ہے اور چیئرمین کی حیثیت "قاضی" کی۔۔۔ قاضی مفتی منیب صاحب بنیں یا مولانا عبد الخبیر آزاد صاحب۔۔۔ اگر حکومت نے انہیں یہ عہدہ تفویض کیا ہے تو ہمیں اعتراض کا حق نہیں۔۔۔ لہذا ہماری گفتگو کو مولانا عبد الخبیر آزاد صاحب کا دفاع نہ سمجھا جائے۔

گفتگو کا اصل مقصد:

ہماری گفتگو کا اصل مقصد یہ ہے کہ:

مسلمانانِ پاکستان کو ناحق تشویش میں مبتلا نہ کیا جائے۔ اور بالخصوص مفتی منیب صاحب یہ کام نہ کریں، کیونکہ ان کا اختلاف، اختلاف کم اور انتقام زیادہ لگ رہا ہے۔

انکار کا باعث کیا ہے؟

ہم مفتی منیب صاحب سے پوچھنا چاہیں گے کہ:

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کے فیصلہ پر آپ کے اعتراض کی وجہ کیا ہے؟

کیا چاند کی رؤیت کا امکان نہیں تھا؟ جس کی وجہ سے آپ کو یقین ہے کہ کمیٹی کا فیصلہ حتمی طور پر خطا پر مبنی ہے؟

یا امکان تو تھا مگر خفیف یا اخف تھا؟

❖ اگر آپ کہیں کہ چاند کی رؤیت کا امکان نہیں تھا تو یہ بات آپ کی اپنی تصریحات کے خلاف ہے۔ "رؤیتِ ہلال" صفحہ 15 پہ آپ نے لکھا:

کیونکہ ماہرینِ فن کے نزدیک چاند کو نظر آنے کے لیے تقریبا17 گھنٹے کی عمر درکار ہوتی ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص15)

یہ بات اپنی جگہ ہے کہ صفحہ 43 پہ قبلہ مفتی سید صابر حسین شاہ صاحب کے حوالے سے آپ نے چاند کی عمر20 گھنٹے نقل کی ہے۔ صفحہ 43 کے الفاظ کچھ طرح ہیں:

اور سائنسی اعتبار سے یہ جب ہی ممکن ہے جب چند اور عوامل کی موجودگی میں چاند کی عمر کم از کم بیس گھنٹے یا اس سے زائد ہو جائے۔

(رؤیتِ ہلال ص43)

لیکن صفحہ 15 پہ آپ نے چاند کی عمر "17 گھنٹے" ہونا ذکر کیا اور 29 رمضان المبارک 1442ھ / 12 مئی 2021ء کو چاند کی عمر (بمطابق سکھر) 17 گھنٹے سے کہیں زیادہ، 19 گھنٹے 42منٹ تھی۔

جب آپ کے بقول17 گھنٹے کا چاند نظر آسکتا ہے تو پونے 20 گھنٹے کے چاند کی رؤیت کو ناممکن کیسے کہا جاسکتا ہے؟

اور مجھے اندازہ نہیں کہ آپ کو یاد ہے یا ہماری عوام کی طرح آپ بھی پچھلی باتوں کو بھول گئے۔ شوال المکرم 1429ھ کے حوالے سے بھی آپ کو خاصی تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا جس کے جواب میں آپ کی ایک تحریر آئی تھی جو "رؤیتِ ہلال" نامی مجموعۂ تحریرات میں موجود ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

منگل29 رمضان المبارک1429ھ، مطابق: 30 ستمبر 2008 کو مختلف مقامات سے شہادتیں

آئیں، جن میں صوبہ سرحد کے علاوہ پنجاب میں پنڈی گھیب، جھنگ بھکر میلسی، بلوچستان سے چاغی اور کوئٹہ اور سندھ سے سکھر، بدین تلہار اور دیگر مقامات ہیں۔۔۔اس کے بعد مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان (جس میں تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء شامل ہیں) نے اتفاق رائے سے رؤیت کا فیصلہ کیا اور اس متفقہ اور حتمی فیصلے کا میڈیا پر ایک ہی وقت میں اعلان کیا گیا۔
(رؤیتِ ہلال ص18،19)

عبارت نقل کرنے کا مقصد اس بات کا اظہار ہے کہ 30 ستمبر 2008ء کو آپ نے سکھر کی گواہی کا بھی ذکر کیا۔ حالانکہ 30 ستمبر 2008ء کو سکھر میں غروبِ آفتاب 07 بج کر 11 منٹ پہ ہوا تھا اور 07 بج کر 32 منٹ پہ چاند غروب ہو گیا تھا۔ یعنی سورج اور چاند کے غروب کے بیچ صرف 21 سے 22 منٹ کا فرق تھا لیکن آپ تک گواہی پہنچی اور آپ نے اسے قبول کر لیا اور ہمیں آپ کے اس قبول پر کوئی اعتراض بھی نہیں۔

لیکن 12 مئی 2021ء کو سکھر میں سورج اور چاند کے غروب کے بیچ 36 منٹ کا فرق ہے۔
سورج 07 بج کر 04 منٹ پہ ڈوبا اور چاند 07 بج کر 40 منٹ پہ غروب ہوا۔

گو چاند کی پیدائش میں تاخیر کے سبب رؤیت کا امکان خفیف بنتا ہے لیکن آپ اپنی ہی تحریر کردہ سطور کے پیشِ نظر امکانِ رؤیت کی سرے سے نفی نہیں کر سکتے۔

❖ اور اگر آپ کہیں کہ رؤیت کا امکان تو تھا لیکن "خفیف" یا "اخف" تھا۔۔۔

تو اس سلسلے میں آپ خود تحریر کر چکے کہ ایسی صورت میں احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی شہادت کو رد نہیں کیا جاتا مگر اسے قبول کرنے میں احتیاط برتی جاتی ہے۔

رؤیتِ ہلال میں ہے:

میں بحیثیتِ چیرمین مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان اور ہمارے اراکین جب امکانِ رؤیت بالکل نہ ہو اور شہادت آجائے تو اسے دقتِ نظر سے پرکھتے ہیں اور بالآخر وہ خود ہی رجوع کر لیتا

ہے، جب امکانِ رؤیت خفیف ہو یا خفیف ترین ہو تو بھی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

(رؤیتِ ہلال ص12)

دو تین صفحات بعد فرمایا:

چاند کا نظر آنا اگر بہت مشکل ہو لیکن موجود ہو تو اس وقت شہادتوں پر فنی قواعد کی روشنی میں بھرپور جرح سے یہ طے کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی دعوی کرنے والے نے چاند دیکھا ہے یا اس کو سہو ہوا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اس کو پھر تسلیم کیا جاتا ہے ورنہ نہیں۔

(رؤیتِ ہلال ص15)

چند صفحات بعد فرمایا:

خفیف اور اخف امکانِ رؤیت کے موقع پر اختلاف ہو جاتا ہے، تو ایسے موقعوں پر اگر ہم شہادتوں کو آنکھ بند کر کے علی الاطلاق رد کر دیں تو پھر شرعی نظام رؤیت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور شہادتوں کا کردار عملا معدوم ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے اہلِ علم اور اہلِ فن کو یہ پیچیدہ صورتِ حال پیشِ نظر رکھنی چاہیے۔

(رؤیتِ ہلال ص19)

جی ہاں مفتی صاحب!

امکانِ رؤیت خفیف یا اخف ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا تبصرہ آپ ہی کے مجموعۂ تحریرات سے منقول ہے۔ آپ کی رائے کے مطابق ایسی حالت میں مطلقا گواہی رد کرنے کا مطلب بنتا ہے "شرعی نظامِ رؤیت کی تعطیل اور شہادتوں کے کردار کا عملا اعدام" جو کہ درست نہیں۔

آپ کے یہ دفاعی جملے اس وقت ہوا کرتے تھے جب آپ "مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی

پاکستان" کے چیئرمین تھے۔ لیکن منصب جاتے ہی یہ ساری باتیں بھول کر مسلمانوں میں تشویش وانتشار کی فضا کا موجب بننا یقینا قابلِ صد افسوس ہے۔

دیر سے اعلان:

اور اگر اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ اعلان رات گئے ہوا، جیسا کہ آپ نے فرمایا:

"آدھی رات کو عید کا اعلان کر دیا گیا۔"

تو آپ بتادیں کہ کتنے بجے تک کا اعلان درست ہے اور اس کے بعد ناجائز ہو جاتا ہے؟

رؤیتِ ہلال نامی مجموعۂ تحریرات میں آپ فرماتے ہیں:

شرعاً رؤیت کے فیصلے اور اعلان کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، جب قاضی اور مجلسِ قضا (جو زیرِ بحث مسئلے میں مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان ہے) کو اطمینان ہو جائے تو فیصلے کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص18)

خود آپ پر اسی قسم کے اعتراضات کئی بار ہو چکے ہیں۔ ابھی گزشتہ برس ہی آپ نے رات 11 بجے چاند نظر آنے کا اعلان کیا تھا۔ (لنک)

30 ستمبر 2008ء کو اردو پوائنٹ کے مطابق رات 11 بج کر 10 منٹ پر شوال کا چاند نظر آنے کی اطلاع دی گئی۔ (لنک)

جب آپ رات گئے اعلان کرتے تھے تو درست کہلاتا تھا اور آپ اس کا ہر ممکنہ دفاع بھی فرمایا کرتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ یہی کام جب رؤیتِ ہلال کمیٹی کے دوسرے چیئرمین نے کیا تو آپ کو "افسوس" ہوا اور "بی بی سی" کے مطابق آپ "روتے" بھی رہے۔۔۔!!!

بدگمانی:

آپ نے اپنے بیان میں یہ بھی فرمایا:

"بس اس کا انتظار تھا کہ مفتی شہاب الدین پوپلزئی اعلان کریں اور یہ مرکزی کمیٹی اس پر انگوٹھے لگائے۔" اھ

حضورِ والا!

کیا یہ بدگمانی نہیں؟ آپ اپنی کتاب "رؤیتِ ہلال" میں لکھ چکے:

ہم ان کی نیتوں پر تو شک نہیں کرتے کیونکہ ہم "ظنوا المؤمنین خیرا" کے مکلف ہیں۔ تاہم جو شخص، اشخاص اور ادارے بدنیتی یا دانستہ تساہل کا ارتکاب کریں گے تو وہ اس کے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں گے۔

(رؤیتِ ہلال ص 13)

اسی میں ہے:

پاکستان میں کوئی بھی رؤیتِ ہلال کمیٹی تشکیل پائے اور کوئی بھی چیئر مین بنے، کسی نہ کسی گوشے سے ہدفِ طعن بننا اس کا مقدر رہے گا لیکن قرآن وحدیث اور اسلام کا حکم حسنِ ظن کا ہے، بغیر ثبوت وشواہد کے سوءِ ظن کی اجازت نہیں ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص 21)

اور صرف یہی نہیں، آپ اپنے اس مجموعۂ تحریرات میں مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے بارے میں کی جانے والی بدگمانی کو "سب سے بڑا جھوٹ اور سب سے بڑا بہتان" قرار دیا۔

آپ کے الفاظ کچھ اس طرح کے ہیں:

جہاں تک اس بدگمانی کا تعلق ہے کہ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان نے کسی دباؤ کے تحت

فیصلہ کیا ہے، اس سے بڑا جھوٹ اور بہتان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

(رؤیتِ ہلال ص 27)

یعنی کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ اور سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی کہے:

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان نے کسی دباؤ کے تحت فیصلہ کیا"

میں اس وقت آپ کی گفتگو کی نفسِ امری صحت سے بحث نہیں کرنا چاہ رہا۔ میں تو آپ کو صرف یاد دلانا چاہ رہا ہوں کہ جس قسم کے اعتراضات آپ کر رہے ہیں اور جن تحفظات کی وجہ سے آپ سیخ پا ہیں، ان اعتراضات کا آپ خود جواب دیتے رہے اور دفاع کرتے رہے ہیں۔ لہذا اس وقت اسی طرح کے اعتراضات کا سہارا لے کر مسلمانانِ پاکستان کو پریشان کرنا سراسر زیادتی اور ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔

مقابل کمیٹیاں:

آپ نے حکومت کی قائم کردہ کمیٹی کے مقابل کمیٹی کا قیام تو نہیں کیا لیکن تصور ضرور دیا ہے اور ایسے محرکات بھی پیدا کر دیئے کہ اس قسم کی کمیٹی یا کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ اور آج عید کا تیسرا اور آپ کے مطابق دوسرا دن ہے اور آج ہی دو کمیٹیوں کے اعلان کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے۔ اگر یہ خبر سچی ہے تو یہ امر انتہائی افسوس ناک ہے اور بصد معذرت اس کے محرکات آپ نے پیدا کیے ہیں۔ حالانکہ اس سے قبل آپ اپنے مجموعۂ تحریرات میں فرما چکے:

رؤیتِ ہلال کا فیصلہ ایک قضا ہے اور اس کے لیے ایک ادارہ، مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان قائم کیا گیا ہے۔ قاضی کے تقرر کا اختیار اسلامی شریعت اور جدید نظامِ آئین و قانون میں بھی خلیفہ یا سربراہِ مملکت کو ہے۔ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ خود قاضی بن بیٹھے اور

متوازی عدالت لگائے۔

(رؤیتِ ہلال ص 31)

رؤیتِ ہلال صفحہ 73 پہ ہے:

جب حکومت نے ایک ادارہ قائم کرکے اس کو اختیار تفویض کر دیا ہو تو اس کے متوازی اور مقابل علماء کو پرائیویٹ کمیٹیاں قائم نہیں کرنی چاہییں۔ بلکہ اس کمیٹی کی معاونت کرنی چاہیے۔

(رؤیتِ ہلال ص 73)

صفحہ 84 پر ہے:

نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ قضا ریاست کی طرف سے تفویض کی جاتی ہے، موروثی نہیں ہوتی۔ انگریزوں کے زمانے میں تو اس کا جواز تھا کہ ریاست برطانوی استعمار کے قبضے میں تھی لیکن اب اس کا کوئی جواز نہیں۔

مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان ہی رمضان المبارک اور عید الفطر کا اعلان کرنے کی مجاز ہے کیونکہ ان کو یہ ذمہ داری ریاست نے تفویض کی ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص 84)

صفحہ 86 پہ ہے:

ضابطہ یہ ہے کہ جس بات کا تعلق شہادت سے ہو تو اس کے لیے مجلسِ قضاء ہونا ضروری ہے اور مجلسِ قضاء کے لیے قاضی کا ہونا ضروری ہے اور قاضی کی تعریف فقہِ حنفی کی مستند کتابوں کی روشنی میں یہ ہے کہ قاضی وہ ہوتا ہے جس کو بادشاہ یا حکومتِ وقت نے منصبِ قضاء پر مقرر کیا ہو، محدود وقت کے لیے یا غیر محدود وقت کے لیے مخصوص علاقوں کے لیے یا پورے بادشاہ و حکومت کے دائرۂ اختیار کے اندر تمام علاقوں کے لیے۔ تمام مسائل یا کسی ایک نوع

کے مسائل یا کسی مخصوص مسئلہ کے لیے۔ جو بادشاہ قاضی مقرر کرتا ہے اس کے لیے عادل ہونا اور مسلمان ہونا بھی ضروری نہیں۔

(رؤیتِ ہلال ص86)

صفحہ 88 ہے:

تو مرکزی کمیٹی کا اعلان شرعا معتبر اور درست ہے اور ان کے علاوہ پاکستان کے دائرۂ کنٹرول کے اندر کسی قسم کی کمیٹی رؤیتِ ہلال کے لیے شرعی طور پر غیر معتبر ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص88)

اسی صفحہ پہ ہے:

الحاصل: مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے حکم کے مطابق عام حالات میں روزہ رکھنا اور عیدین منانا لازم اور شرعی طور پر درست اور صحیح ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص88)

جب آپ کمیٹی کے چیئرمین تھے اور مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے متوازی کمیٹیاں کام کرتی تھیں تو آپ فرماتے تھے:

یہ شرعی لوگوں کا غیر شرعی اقدام ہے اور یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آ رہا ہے، ہر دور میں ان حضرات کا طرزِ عمل یہی رہا اور ہر دور میں مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے فیصلے سے ان چند حضرات نے اختلاف کیا اور اس سے مذہبی انتشار کو فروغ ملا اور مذہبی عناصر طعن و تشنیع کا نشانہ بنے۔

(رؤیتِ ہلال ص32)

حضورِ والا!

جب یہ اعتراضات اور طعن و تشنیع آپ پر ہوتے تھے تو آپ اسے "شرعی لوگوں کا غیر شرعی

اقدام" کہا کرتے تھے لیکن آج وہی اقدام آپ کی طرف سے ہوا اور انتہائی نامناسب طریقے سے ہوا۔۔۔اب آپ ہی فرمادیں کہ اسے "شرعی" کہا جائے یا "غیر شرعی"؟؟؟

اگر فیصلہ غلط ہوا ہو تو؟؟؟

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کے 12 مئی 2021ء کے عید الفطر کے چاند سے متعلق فیصلہ پر بھاری بھر کم اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ:

"یہ فیصلہ دانستہ بد دیانتی یا نادانستہ غلطی کا نتیجہ ہے۔۔۔!!!"

ہم مفتی منیب صاحب سے پوچھنا چاہیں گے کہ:

اگر اس فیصلہ کو دانستہ بد دیانتی یا نا دانستہ غلطی کا نتیجہ مان لیا جائے تو آپ امت کی رہنمائی فرمائیں کہ:

یہ فیصلہ مؤثر و نافذ العمل ہو گا یا نہیں؟؟؟

اس سے پہلے آپ کے فیصلوں پر اسی طرح کے اعتراضات ہوتے رہے اور آپ ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے کی کوشش کرتے رہے۔آپ کے مجموعۂ تحریرات "رؤیتِ ہلال" صفحہ 13 پہ ہے:

ہم ان کی نیتوں پر تو شک نہیں کرتے کیونکہ ہم "**ظنوا المؤمنین خیرا**" کے مکلف ہیں۔ تاہم جو شخص، اشخاص اور ادارے بد نیتی یا دانستہ تساہل کا ارتکاب کریں گے تو وہ اس کے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں گے۔ لیکن اس فیصلے پر جو عامۃ المسلمین عمل کریں گے وہ اپنی عبادات کے لیے ان شاء اللہ اجرِ آخرت سے محروم نہیں رہیں گے۔کیونکہ قضائے قاضی اپنی حدود میں نافذ و مؤثر ہوتی ہے۔

(رؤیتِ ہلال ص 13)

مزید فرمایا:

جہاں تک واقع اور حقیقت کے خلاف قضائے قاضی کے مؤثر اور نافذ ہونے کا تعلق ہے تو شیخ الاسلام علامہ برہان الدین مرغینانی لکھتے ہیں۔۔۔الخ

(رؤیتِ ہلال ص13)

آپ نے اپنے مجموعۂ تحریرات "رؤیتِ ہلال" میں عنوان باندھا:

"قضائے قاضی میں خطا واقع ہو تب بھی وہ شرعا و قانونا مؤثر ہے"

اس کے تحت فرمایا:

اگر کوئی قاضی فیصلے میں دانستہ خیانت کرتا ہے تو وہ آخرت میں عند اللہ مسئول ہو گا مگر فیصلہ بہر حال نافذ ہو گا۔ اور اگر اس سے فیصلے میں اجتہادی طور پر خطا واقع ہو جاتی ہے تو وہ آخرت میں بری ہے اور اسے ایک اجر بہر حال ملے گا اور اس کا فیصلہ ہر صورت میں مؤثر و نافذ ہو گا بشرطیکہ اس کا فیصلہ قرآن یا سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو۔

(رؤیتِ ہلال ص32)

صفحہ 20 پہ فرمایا:

شریعت نے قضا میں خطا کے احتمال کا کبھی رد نہیں کیا، ورنہ قاضی کو بھی نبی کی طرح معصوم ماننا پڑے گا۔ لیکن شریعت نے قضا کو بہر صورت مؤثر مانا ہے اور جدید فلسفۂ قانون بھی یہی ہے۔ ورنہ جب ماہرین کے نزدیک سعودی عرب کا فیصلہ رؤیتِ حقیقی اور صریح امکانِ رؤیت کے کسی بھی معیار پر پورا نہیں اترتا تو اس کے تحت ادا کیے جانے والے امت کے تمام حج باطل قرار پائیں گے۔

(رؤیتِ ہلال ص20)

حاصلِ گفتگو واضح ہے کہ:

اگر رؤیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ غلط ہو۔۔ بلکہ دانستہ خیانت پر مشتمل ہو جب بھی آپ کی تصریح کے مطابق "فیصلہ بہرحال نافذ ہو گا"

تو اب آپ بتائیں کہ جب آپ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین تھے، اس وقت حکم تھا کہ:

دانستہ خیانت پر مشتمل فیصلہ بھی مؤثر اور نافذ العمل ہے۔۔!!!

جب آپ اس عہدہ سے ہٹا دیئے گئے تو اب اس قسم کا فیصلہ "مؤثر و نافذ العمل ہو گا یا نہیں؟؟؟"

اگر آپ انکار کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ:

بات مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے فیصلوں کی نہ تھی بلکہ بات آپ کے فیصلوں کی تھی۔ آپ فیصلہ کریں تو مؤثر و نافذ العمل اور اگر کوئی دوسرا کرے تو وہ مؤثر و نافذ العمل نہیں۔ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ

اور اگر آپ "حسبِ سابق" دانستہ خیانت کے باوجود مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے فیصلہ کو مؤثر اور نافذ العمل مانتے ہیں تو پھر:

جس انتشار کو آپ نے ہوا دی۔۔۔

جس افسوس کا آپ نے اظہار کیا۔۔۔

روزے کی قضا کا حکم دیا۔۔۔

اعتکاف کی قضا کا حکم دیا۔۔۔

مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے متوازی و مقابل اعلان کا تصور دیا۔۔۔

آپ کی یہ ساری کاروائی "انتقام" کہلائے گی یا اسے کچھ اور نام دیا جائے گا؟؟

میں ایک بار پھر عرض کرتا چلوں کہ:

میری گفتگو کا مقصد "جائز اختلاف" کا سدباب نہیں۔۔۔

"مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان" کے فیصلوں سے ہمارے بڑوں اور بزرگوں کو بھی اختلاف رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے۔ لیکن "اختلاف" جب تک "دائرۂ رحمت" میں رہے وہ لائقِ تحسین ہے لیکن جب وہ انتقامی صورت اختیار کرتے ہوئے موجبِ افتراق وانتشار بن جائے تو اب مستحقِ مذمت ہے۔

یونہی: میرا مقصد کسی مخصوص شخصیت کا دفاع ہرگز نہیں۔۔۔

مقصد محض اس قدر ہے کہ ملکی وحدت کو پارہ پارہ نہ کیا جائے۔

اس سے قبل پوپلزئی صاحب ناحق اور بے جا فیصلے سناتے رہے۔ بیچ میں ناتجربہ کار بلکہ نااہل فواد چودھری صاحب بھی کود پڑے جن کی ڈگری اور وزارت میں کوئی ہم آہنگی نہیں اور ان کے فیصلوں کی کمزوری سمجھنے کے لیے اتنا کافی ہے۔

اور اب وہی تفریق وانتشار آپ (مفتی منیب صاحب) کی طرف سے بپا کیا جارہا ہے۔۔۔

ہم جانتے ہیں کہ مذہبی حلقوں کے اعتبار سے مذکورہ بالا ہر دو شخصیات کی آواز اتنی جاندار نہ تھی جتنی جاندار آپ کی آواز ہے۔۔۔ اور آواز جاندار ہونے کے جہاں فوائد زیادہ ہوتے ہیں وہیں نقصانات بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ اور ہم دو دنوں سے دیکھ رہے ہیں کہ:

مولانا شہاب الدین پوپلزئی صاحب اور پھر فواد چودھری کی آواز نے وہ تشویش پیدا نہیں کی جو تشویش اور افتراق وانتشار آپ کی آواز سے پیدا ہوا ہے۔

الفاظ کے چناؤ میں مجھ سے کمی کوتاہی ہوسکتی ہے لیکن میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ میں

آپ کے سامنے آپ ہی کے الفاظ ذکر کروں اور آپ کو یاد دلاؤں کہ "اسی قسم کی کیفیت کا سامنا آپ بھی کر چکے ہیں اور دفاع بھی فرماتے رہے ہیں"

تو خدارا!

امت کے حال پہ رحم کھائیں۔۔۔!!!

اپنے منصب کے غم میں لوگوں کو آپس میں نہ لڑوائیں۔۔۔!!!

اور جن اعتراضات کا آپ خود جواب دیتے رہے ہیں، وہی اعتراضات خود نہ فرمائیں۔۔۔!!!

ہم اللہ کریم سے دعا کرتے ہیں کہ اگر امت کا اتحاد آپ کے چیئرمینی میں مضمر ہے تو رب کریم آپ کو دوبارہ چیئرمینی عطا فرمائے، تاکہ امت بار بار موجودہ صورتِ حال کا شکار نہ ہو۔

کیونکہ مولانا عبد الخبیر آزاد صاحب چیئرمین رہیں یا دوبارہ آپ کو بنا دیا جائے، ہماری نظر میں دونوں برابر ہیں۔

وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

03شوال المکرم 1442ھ/ 15 مئی 2021ء